Aloom
Mujahid Abad Kadhala (AK)

حدیثِ مجدد اور مودودی

از

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم ○ وسن پورہ ○ لاہور (پاکستان)

Marfat.com

حدیثِ مُجدّد

اور

مودودی

اِس رسالہ میں ایسے لوگوں کی تردید کی گئی ہے جو مودودی صاحب کو خواہ مخواہ مجدّد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

از قلم

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دِتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وسن پورہ لاہور

Marfat.com

نام کتاب :۔ حدیث مجدّد اور مودودی
مصنّف :۔ امام المناظرین حضرت مولانا صُوفی محمدّاللہ دتارحمۃاللہ تعالیٰ علیہ
اشاعت :۔ سوم : شوال ۱۴۱۲ھ
تعداد :۔ اوّل : دوہزار (۲۰۰۰)
دوم : دوہزار (۲۰۰۰)
سوم : تین ہزار (۳۰۰۰)
ہدیہ :۔ ایصالِ ثواب بحق قبلہ صُوفی محمدّاللہ دتارحمۃاللہ تعالیٰ علیہ (مصنّف کتاب ہذا) اور دُعائے خیر بحق معاونین ادارہ۔
ناشر :۔ ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وسن پورہ لاہور۔۳۹۔

ملنے کا پتہ

خادم ادارہ اشاعت العلوم کرم پارک مصری شاہ۔ لاہور

نوٹ :۔ بیرونی حضرات ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہِ الکریم وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ

اجمعین ۔

مدیر ہفت روزہ" افریشیا " (۳ ر اکتوبر تا ۱۰ ر اکتوبر) لاہور نے مودودی صاحب کی موت کے بعد" افریشیا کا نذرانہ عقیدت " کے عنوان سے اپنا ہفت روزہ جریدہ شائع کیا۔ جس کا سرورق سیاہ اور اُس پر مودودی صاحب کی فوٹو شائع کی۔ فوٹو پر" مجدّد مودودی رحمۃ اللہ علیہ " بھی تحریر ہے۔ یہ صرف " افریشیا " ہی ہے جس نے مودودی صاحب کو مجدّد قرار دینے میں اولیت حاصل کی ہے۔ افریشیا کے صفحہ ۲ پر تحریر ہے:۔

" ہر صدی کے سرے پر ایک مجدّد ہوتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی مذکورہ قول حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ پھر اس من گھڑت فقرے کو مودودی صاحب پر یوں منطبق کیا ہے۔ لکھتا ہے:۔

چودہویں صدی کے اختتام میں دو ماہ سے کم دن رہ گئے ہیں حضرت مولانا کی وفات ۲۹ ر شوال المکرم ۱۳۹۹ھ کو ہوئی لہٰذا مودودی صاحب

Marfat.com

اس چودہویں صدی کے مجدد ثابت ہوئے) ہفت روزہ افریشیا کے مضمون نگار نے اس بیان سے مودودی صاحب سے اظہار عقیدت نہیں کیا بلکہ اپنی خیانت کا ثبوت مہیا کیا ہے اور خیانت بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک میں۔ لہذا اس خیانت یا اندھی عقیدت کو طشت ازبام کرنے کے لیے سب سے پہلے حدیث شریف کے صحیح الفاظ پیش کئے جائیں گے۔ پھر اس حدیث پاک کی اسنادی حیثیت تحریر کریں گے۔ اس کے بعد اس حدیث پاک کا مفہوم جو محدثین کرام اور حفاظ حدیث نے بیان فرمایا ہے وہ لکھا جائے گا پھر دیکھا جائے گا کہ یہ عظیم الشان فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مودودی صاحب پر منطبق ہوتا ہے یا نہیں۔

حدیثِ مجدّد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا ۔[1]

(مذکورہ الفاظ مستدرک شریف کے ہیں۔)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے

---

[1] ابوداؤد جز ۲ صـ ۲۳۳ ۔ المستدرک جلد ۴ صـ ۵۲۲

Marfat.com

پر اس امت کے لیے ایک ایسا مرد مقرر فرمائے گا جو دین مبارک کو از سر نو نکھار دے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ دینِ اسلام متوارث اور متصل دین ہے یعنی ہر بعد میں آنے والا دین کو پہلے گذرے ہوئے لوگوں سے اخذ کرتا چلا آیا ہے جس کا دین مذکورہ طریقہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچے۔ یعنی اس کا پیش کردہ اسلام متصل نہ ہو۔ ایسا شخص بددین اور کذاب ہے۔

حدیث مجدّد کی اسنادی حیثیت

جلال الملتہ والدین خاتم حفاظ مصر امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيْثُ اَتْقَنَ الْحُفَّاظُ عَلٰى تَصْحِيْحِهٖ مِنْهُمُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَيْهَقِىُّ فِى الْمَدْخَلِ وَمَنْ نَصَّ عَلٰى صِحَّتِهٖ مِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ [1]

ترجمہ: ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری نے مستدرک میں اور امام بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے اور ایسا ہی بعد والوں میں سے حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے۔

معلوم ہوا حدیث مجدّد اپنی اسناد کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔

---

[1] حاشیہ ابو داؤد شریف ص ۲۳۳ ج ۵

Marfat.com

مفہوم حدیث مجدّد از اکابرین امت محمّدیہ

علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام

محدث عبدالرؤف مناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

(یُجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا) اَیْ یُبَیِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدْعَةِ وَیُکْثِرُ الْعِلْمَ وَیَنْصُرُ اَهْلَهٗ وَیَکْسِرُ اَهْلَ الْبِدْعَةِ وَیُذِلُّهُمْ وَ قَالُوْا لَا یَکُوْنُ اِلَّا عَالِمًا بِالْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔ [۱]

ترجمہ: دین کو نکھارنے کا یہ معنی ہے کہ وہ مجدّد سنّت کو بدعت سے ممتاز کر دے گا۔ علم دین کثرت سے پھیلائے گا اور اہل علم کا ناصر و مددگار رہو گا۔ اہلِ بدعت کی شوکت کو توڑ کر انہیں ذلیل کر دے گا۔ علماء نے کہا ہے کہ مجدّد، دین کے ظاہری اور باطنی علم کا جامع ہو گا۔

یہ ہی محدث مناوی رضی اللہ عنہ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ مجدّد کے لیے یہ شرط ہے:

وَالشَّرْطُ فِیْ ذٰالِكَ اَنْ تَنْقَضِیَ الْمِائَةُ وَهُوَ عَلٰی حَیَاتِهٖ بَیْنَ النَّاسِ [۲]

---

[۱] (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر جلد ۲ صا۲۸ - ۲۸۲

[۲] فیض القدیر جلد ۲ ص۲۸۲

Marfat.com

ترجمہ: مجدد کے لیے یہ شرط ہے کہ جس صدی کا مجدد ہوگا اس کی زندگی میں ہی وہ صدی گزر جائے گی۔ یعنی تجدید دین کی صدی پوری گذار کر فوت ہوگا۔

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی المتوفی ۱۰۴۴ھ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِرَاسِهَا اٰخِرُهَا بِاَنْ يُدْرِكَ اَوَائِلَ الْمِائَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا بِاَنْ تَنْقَضِيَ تِلْكَ الْمِائَةُ وَهُوَ حَيٌّ [1]

ترجمہ: راس سے صدی کا آخر مراد ہے یعنی کہ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر آئندہ شروع ہونے والی صدی کے بھی چند سال زندہ رہ کر وفات پائے گا۔

علامہ محمد بن سالم الحفنی المتوفی ۱۱۸۱ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(يَبْعَثُ) اَلْبَعْثُ الْاِرْسَالُ وَلَيْسَ الْمُرَادُ هُنَا بَلِ الْمُرَادُ اَنَّه يُقِيْمُ شَخْصًا بِاَنْ يَجْعَلَ لَه مَلِكَةً يَذُوْبُ بِهَا الْبَاطِلُ وَيَنْصُرُ الْحَقَّ [2]

ترجمہ: بعثت کا معنی بھیجنا ہے لیکن یہاں یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا شخص مقرر فرمائے گا جسے باطل مٹانے اور نصرت حق کا ملکہ عطا فرمائے گا۔

---

[1] سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۲۷ طبع جدید ۱۳۲۰ھ تقطیع کلاں [2] حاشیہ السراج المنیر شرح الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۲۱۳

Marfat.com

یہی بزرگ مزید فرماتے ہیں

وَاَنْ یَکُوْنَ الْمَبْعُوْثُ عَلٰی رَأْسِ الْمِائَةِ رَجُلًا مَّشْهُوْرًا مَعْرُوْفًا مُشَارًا اِلَیْهِ وَاَنْ تَنْقَضِیَ الْمِائَةُ وَهُوَ حَیٌّ مُشَارٌ اِلَیْهِ...... عَالِمًا بِالْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ نَاصِرُ السُّنَّةِ قَامِعًا لِلْبِدْعَةِ [1]

ترجمہ: صدی کے آخر میں مبعوث ہونے والے میں ایک بات یہ ہوگی وہ مشہور و معروف ہوگا اور مرجع خاص و عام ہوگا۔ دوسری بات یہ ہوگی کہ صدی پوری گذر جائے گی اور وہ مشہور خاص و عام کا مرجع حیات ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ ہوگا۔ ناصر سنّت اور بدعت کو مٹانے والا ہوگا۔

اکابرینِ اُمّت کی تشریح سے جو کچھ مستفاد ہے

۱۔ مجدّد اپنی صدی پوری گزار کر آئندہ صدی کے بھی کچھ سال پا کر وصال فرماتا ہے۔

۲۔ علمِ ظاہر اور علمِ باطن کا جامع ہوگا۔

---

[1] حاشیہ السراج المنیر جلد ۱ صفحہ ۱۱۲

Marfat.com

۳۔ سنّت اور اہلِ سنّت کا حامی و ناصر ہو گا۔ اہلِ بدعت کا ذلیل کنندہ ہو گا۔

۴۔ وہ اپنی حیات مبارکہ میں ہی مشہور اور خاص و عام کی جائے رجوع ہو گا۔

۵۔ قرآن و حدیث کے علم کو عام کرنے والا ہو گا۔

پہلی صدی سے آٹھویں صدی تک کے مجدّدین رضوان اللہ علیہم اجمعین

پہلی صدی کے مجدد	حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ
دوسری صدی کے مجدد	قطب الوجود سیدنا امام الشافعی رضی اللہ عنہ
تیسری صدی کے مجدد	قاضی ابو العباس ابن سریج شافعی رضی اللہ عنہ
چوتھی صدی کے مجدد	امام باقلانی رضی اللہ عنہ
پانچویں صدی کے مجدد	حجۃ الاسلام امام غزالی رضی اللہ عنہ
چھٹی صدی کے مجدد	امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ
ساتویں صدی کے مجدد	ابن دقیق العید رضی اللہ عنہ
آٹھویں صدی کے مجدد	امام بلقینی رضی اللہ عنہ
نویں صدی کے مجدد	خاتم الحفاظ سیدنا جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ

ف فیض القدیر للمناوی جلد ۲ ص ۲۸۲

Marfat.com

مذکورہ بالا مجددین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے بعض بالاتفاق ہیں بعض بااختلاف اور جو شخص حقیقت سے واقفیت چاہے اُسے فیض القدیر للمناوی جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

دسویں صدی کے مجدّد

دسویں صدی ہجری کے مجدّد علی بن سلطان قاری مکیؒ رضی اللہ تعالیٰ مانے گئے ہیں۔

اکابرینِ امّت کی تصریحات

کے مطابق مجدّدین سابقین کی جانچ

تصریح اوّل: یہ کہ مجدّد کے لیے اپنی صدی پوری گزار کر آئندہ صدی کے بھی چند سال زندہ رہنا ضروری ہے۔ جن مجدّدین کا سن وصال ہمیں بآسانی مل سکا ہے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلی صدی کے مجدد عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی یعنی اپنی صدی پوری گزار کر اگلی صدی کا ایک سال زندہ رہ کر وفات پائی۔

دوسری صدی کے مجدد قطب الوجود سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا سن وصال ۲۰۴ھ ہے۔ آپ نے بھی آئندہ صدی کے چار سال زندہ رہ کر وفات پائی۔

تیسری صدی کے مجدّد قاضی ابو العباس ابن شریح شافعی کا سن وفات

Marfat.com

۲۲۴ھ ہے۔ آپ نے بھی آئندہ صدی کے ۲۴ سال گزارے۔

چوتھی صدی کے مجدد امام باقلانی رضی اللہ عنہ کا سن وصال معلوم نہیں ہوسکا۔

پانچویں صدی کے مجدد حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا سن وفات ۵۰۵ھ ہے۔

چھٹی صدی کے مجدد امام فخرالدین رازی رضی اللہ عنہ کا سن وصال ۶۰۶ھ ہے۔

ساتویں صدی کے مجدد امام ابن دقیق العید رضی اللہ عنہ کا سن وفات ۷۰۲ھ ہے۔

آٹھویں صدی کے مجدد امام بلقینی رضی اللہ عنہ کا سن وفات بھی معلوم نہیں ہوسکا۔

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کا سن وفات ۹۱۱ھ ہے۔

دسویں صدی کے مجدد علی بن سلطان قاری مکی رضی اللہ عنہ کا سن وفات ۱۰۱۶ھ ہے۔

دسویں صدی ہجری تک کے مجددوں میں سے صرف دو حضرات ہیں جن کا سن وصال مجھے معلوم نہیں ہوسکا۔ اگر ان دو کا سن وفات مل جائے تو میں جزم سے کہتا ہوں کہ یہ حضرات بھی دیگر حضرات کی طرح حدیث سے مفہوم شروط پر پورے اتریں گے۔

Marfat.com

باقی رہا ان حضرات کا علوم ظاہر و باطن کا جامع ہونا اور مرجع خاص و عام ہونا۔ سنّت اور اہلِ سنت کے حامی اور ناصر ہونا یہ ایک ایسی بات ہے جس میں کسی بھی صاحبِ علم کو شک و شبہ نہیں۔

اب ذرا مودودی صاحب کو حدیث مجدّد پر جانچیں

دلیل نمبر۱: اگر مودودی صاحب مجدّد ہوتے جیسا کہ ان زرہفت روزہ افریشیا کا گمان ہے تو مودودی صاحب کو پندرہویں صدی ہجری کے اوائل تک زندہ رہنا ضروری تھا جیسا مجدّدین سابقین کو ہم ثابت کر آئے ہیں لیکن مودودی صاحب کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ابھی چودہویں صدی ہی تمام نہیں ہوئی تھی کہ مودودی صاحب کو موت نے آدبوچا۔

بطلان مجدّدیت مودودی پر دلیل نمبر۲

عقل اس بات پر شاہد ہے کہ انسان حقیقتاً جس گروہ کا ہوتا ہے اس گروہ کے کسی بھی فرد کی تنقیص و تحقیر نہیں کرتا جیسے گروہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ وہ سب کے سب ایک دوسرے کی تنقیص سے پاک اور مبرا ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے کذّاب ہونے پر جہاں دیگر شرعی دلائل موجود ہیں وہاں یہ عقلی دلیل بھی اُسے کذّاب ٹھہراتی ہے کہ اس ظالم نے باوجود دعویٰ نبوّت کے انبیاء سابقین کی تنقیص و تحقیر کی ہے۔

Marfat.com

یہی حال مجدّدین سابقین کا ہے کہ وہ بھی ایک دوسرے کی تنقیص سے مُبرّا ہیں اور ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ مجدّد اپنے نبی کا نائب ہوتا ہے۔
لیکن مودودی صاحب ساری زندگی مجدّدین سابقین کی تنقیص پر ڈٹے رہے ہیں جیسا کہ اپنی کتاب تجدید واحیاء دین کے صا۳ پر لکھا ہے:
"تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجدّد کامل پیدا نہیں ہوا ہے مجدّد کامل کا مقام ابھی تک خالی ہے۔"
مودودی صاحب نے اپنے اس قول سے صرف جمیع مجدّدین کی ہی تنقیص نہیں کی بلکہ سیّدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تنقیص کی ہے۔ کیونکہ مودودی نے یہ ثابت کر دیا کہ معاذ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقص مجدّدوں کی بشارت دی ہے حالانکہ آپ کا فرمان اس بات کا مقتضی ہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک ایسا فرد اُٹھے جو خود بھی کامل ہو اور دین کی کامل تجدید کرے۔ مودودی صاحب کو تو اتنا بھی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں مدح ہمیشہ فردِ کامل کی ہوتی ہے ناقصوں کی مدح کرنا تو ابنائے زر کا کام ہے۔

مودودی کی مجدّدیت کے بطلان پر دلیل نمبر۳

۱۔ مجدّدِ دین کے لیے دین کے ظاہری اور باطنی علم کا جامع ہونا بھی ضروری ہے جسے شریعت اور طریقت کا جامع کہتے ہیں۔ اس کے برعکس مودودی صاحب تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بھی نہیں سمجھے ـــــ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"خدا کی رحمت اور مہربانی اپنی مخلوق پر اتنی زیادہ ہے۔ اس قدر وسیع ہے ایسی بے حدو حساب ہے کہ اس کے بیان میں بڑے سے بڑا مبالغے کا لفظ بول کر بھی جی نہیں بھرتا۔ اس لئے اس کی فراوانی کا حق ادا کرنے کے لیے پھر رحیم کا لفظ مزید استعمال کیا گیا۔"

اس کے بعد مودودی صاحب نے پنجابی کی تین مثالیں دی ہیں۔

۱۔ سخی کا لفظ بول کر جب تشنگی محسوس کرتے ہیں تو اس پر "داتا" کا اضافہ کرتے ہیں۔

۲۔ رنگ کی تعریف میں جب "گورے" کو کافی نہیں پاتے تو اس پر "چٹے" کا لفظ بڑھا دیتے ہیں۔

۳۔ درازئ قد کے ذکر میں جب "لمبا" کہنے سے تسلی نہیں ہوتی تو "تڑنگا" بھی کہتے ہیں۔[۱]

مودودی صاحب کی عربی دانی ملاحظہ فرمائیے

قرآن مجید عربی زبان میں اترا ہے اور عربی زبان ایک مہذب اور بلند پایہ زبان ہے بالخصوص قرآن کی زبان تو بہت ہی بلند ہے، اس میں نہ تحصیل حاصل ہے اور نہ ہی کوئی لغو اور بیکار لفظ۔

---

[۱] تفہیم القرآن جلد ۱ ص۳۲ حاشیہ ۳

Marfat.com

لیکن مودودی صاحب ہیں جنہوں نے (رحیم) کو لغو لفظ قرار دیا ہے جیسا کہ "لمبا تڑنگا" اسی طرح الرحمٰن الرحیم ہے۔ مودودی صاحب کے شعور کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ اتنا بھی شعور نہیں کہ تڑنگا بے معنی لغو لفظ ہے۔ یہ کبھی تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس رحیم اللہ تعالےٰ کی ایک مستقل صفت ہے۔ صفتِ رحمان سے علیحٰدہ بھی قرآن مجید میں بارہا استعمال ہوئی ہے۔

مودودی کی مجدّدیت کے بطلان پر دلیل نمبر۴

دلیل نمبر۴: مجدّد کی تعریف میں ہم اکابرین امت کے اقوال نقل کر آئے ہیں جن میں ایک اہم بات یہ ہے کہ دین کی تجدید کرنے والا ناصرِ سُنّت اور قامعِ بدعت ہوگا لیکن ناصرِ سُنّت تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو خود سچّا اور پکّا اہلِ سنّت ہو۔

اب ہم جب یہ دیکھتے ہیں کہ مودودی اور جبتھہ (گروہ) مودودیہ کیا پکّا اور سچّا اہلِ سنّت ہے تو جواب اس کے خلاف ملتا ہے۔

مودودی صاحب نے خود لکھا ہے کہ سُنّی جہالت کی پیداوار ہیں۔ ثبوت کے لیے دیکھو مودودی کا رسالہ "فرقہ بندی خلاف اسلام ہے" کا ص۸ آخری دو سطریں۔ معلوم ہوا کہ جب مودودی کے نزدیک سُنّی جہالت کی پیداوار ہیں تو مودودی اور فرقہ مودودیہ سُنّی ہرگز نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ مخربِ دین تو ہو سکتا لیکن مجدّدِ دین نہیں۔

Marfat.com

مودودی کی اصل عبارت مندرجہ ذیل ہے

"خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بنا پر اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سُنّی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں۔ یہ امتیں جہالت کی پیداوار ہوتی ہیں۔"

نوٹ: اس عبارت کے رد میں ہمارا ایک مستقل رسالہ بنام "اسلام کے بدترین دشمن" شائع ہو چکا ہے اس کا مطالعہ کریں۔

وما علینا الا البلاغ

حررہ خادم الشریعۃ المطہرۃ المحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دائماً ابداً ابداً۔

محمد اللہ دتہ

وسن پورہ۔ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com